ساداتکوزکوٰۃنہ دینے کی وجہ اوران کاآپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینے کا حکم؟

مجیب: ابوتراب محمدعلی عطاری

مصدق: مفتی محمدقاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7564

تاریخ اجراء: 04رمضان المبارک1446ھ/05مارچ2025ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ساداتِ کرام اور بنو ہاشم کو زکوۃ نہیں دے سکتے، اس کی وجہ کیا ہے؟ نیز کیا یہ اپنی زکوۃ اپنے رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں؟

سائل: محمد بدر الدین(جوہر ٹاؤن، لاہور)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ساداتِ کرام اور بنوہاشم کو زکوٰۃ دینا حرام ہے۔ **اب دینے والا چاہے سید ہو یا ہاشمی یا ان کے علاوہ کوئی اور، بہر صورت حکم یکساں ہے، لہٰذا سید/ہاشمی اپنی زکوۃ دوسرے سید/ہاشمی کو بھی نہیں دے سکتے، اگر دیں گے، تو ادا ہی نہیں ہوگی۔** بنو ہاشم سے مراد پانچ خاندان ہیں: آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبد المطلب (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔

نیز ان کے لئے **زکوۃ و صدقاتِ واجبہ لینے کی ممانعت کسی اور وجہ سے نہیں، بلکہ ان کے اعلیٰ نسب اور شان بلند ہونے کی بناء پر ہے،** کیونکہ زکوۃ وغیرہ مال کا میل اور گناہوں کا دھوون ہے اور یہ ان نفوسِ قدسیہ کے شایانِ شان نہیں اور پھر مال کی اس ظاہری کمی کے بدلے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں عظیم بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں روزِ حشر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کروں گا۔

کنزالعمال میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یابني عبدالمطلب! ان الصدقة اوساخ الناس، فلا تاكلوها“ ترجمہ: اے بنی عبد المطلب! بے شک صدقہ لوگوں کی میل ہے، پس تم اسے نہ کھاؤ۔ (کنز العمال، جلد 6، صفحہ 458، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

ہدایہ شریف میں ہے: ”لا تدفع الی بنی ھاشم لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام: یا بنی ھاشم! ان اللہ تعالی حرم علیکم غسالۃ واوساخھم“ ترجمہ: زکوۃ بنو ہاشم کو نہ دی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ: اے بنی ہاشم! اللہ تعالیٰ نے تم پر لوگوں کا دھوون اور ان کی میل حرام فرمادی ہے۔ (ھدایہ، کتاب الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 223، مطبوعہ لاھور)

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اجمعوا علی تحریم الصدقۃ المفروضۃ علی بنی ھاشم وبنی عبد المطلب وھم خمس بطون: آل علی وآل العباس وآل جعفر وآل عقیل وآل الحارث بن عبد المطلب“ ترجمہ: ائمہ اربعہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب پر فرض (یا واجب) صدقہ حرام ہے اور وہ پانچ خاندان ہیں: آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث۔ (المیزان الکبری، جلد 2، صفحہ 261، مطبوعہ عالم الکتب، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”زکوۃ ساداتِ کرام وسائر بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے، جس کی حرمت پر ہمارے ائمۂ ثلاثہ، بلکہ ائمۂ مذاہبِ اربعہ رضی اللہ عنھم اجمعین کا اجماع قائم (ہے)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 99، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک سید یا ہاشمی دوسرے سید یا ہاشمی کو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”زکوٰۃ کے لیے شریعتِ مطہرہ نے مصارف معین فرمادیے ہیں اور جن جن کو دینا جائز ہے صاف بتادیے، اس کے رشتہ داروں میں وُہ لوگ جنھیں دینے سے ممانعت ہے ہر گز استحقاق نہیں رکھتے، نہ اُن کے دیئے زکوٰۃ ادا ہو جیسے اپنے غنی بھائی یا فقیر بیٹے کو دینا، یونہی اپنا قریب ہاشمی کہ شریعت مطہرہ نے بنی ہاشم کو صراحۃً مستثنیٰ فرمالیا ہے اور بیشک نصوص مطلق ہیں۔۔۔ تو بیشک حکم احادیث ہاشمیوں پر مطلق زکوٰۃ کی تحریم ہے خواہ ہاشمی کی ہو یا غیر ہاشمی کی۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 288 تا 289، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعۃ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے، نہ غیر اُنہیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔“ (بہار شریعت، حصہ 5، صفحہ 931، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ممانعت پر بشارت دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اصبروا علی انفسکم یا بني ھاشم! فانما الصدقات غسالات الناس وانما ارید ان استوھبکم من اللہ یوم القیامۃ“ ترجمہ: اے بنی ہاشم! صدقات لینے سے رکے رہو، بے شک صدقات لوگوں کا دھوون ہیں اور میں قیامت والے دن اللہ عزوجل کی

بارگاہ میں تمہاری بخشش طلب کروں گا۔(الاموال لابن زنجویه، جلد3، صفحه 1147، مطبوعه السعودیه)

بدائع الصنائع میں ہے:”انها من غسالة الناس فيتمكن فيها الخبث، فصان الله تعالى بني هاشم عن ذلك تشريفا لهم واكراما وتعظيما لرسول الله صلى الله عليه وسلم“ترجمہ: یہ (صدقہ واجبہ) لوگوں کا دھوون ہے، پس اس میں میل سرایت کئے ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم کو ان کے شرف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی خاطر اس سے محفوظ رکھا۔(بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، جلد2، صفحه 49، دار الکتب العلمیه، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:”بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقاتِ واجبات دینا زنہار (ہرگز) جائز نہیں، نہ انہیں لینا حلال۔ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس کی تحریم میں آئیں اور **علتِ تحریم ان کی عزت و کرامت ہے کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسلِ ذنوب، تو ان کا حال مثل ماء مستعمل ہے، جو گناہوں کی نجاسات اور حدث کے قاذورات دھو کر لایا، ان پاک لطیف ستھرے لطیف اہلِ بیت طیّب و طہارت کی شان اس سے بس ارفع و اعلیٰ ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودگی کریں**، خود احادیث صحیحہ میں اس علت کی تصریح فرمائی۔“(فتاوی رضویه، جلد10، صفحه 272، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

البتہ اگر ساداتِ کرام و ہاشمی گھرانے میں کسی فرد کو مدد کی حاجت ہو، تو ممکنہ صورت میں زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ کے علاوہ دیگر اموال سے اس کی مدد کی جائے اور اسے اپنے لئے باعث شرف سمجھا جائے کہ یہ عین سعادت مندی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net